پند نامۂ فاضل

مسمّٰی بہ

تحفۂ عثمانیہ

جو بنام نامی شاہزادۂ بلند اقبال حضرت میر عثمان علیخان بہادر زاد اللہ
فی عمرہ و اقبالہ کے معنون کیا گیا ہے جسکے سو شعر مین اکیس احادیث کا
جو از قسم جوامع الکلم با قل و دل ہین سلیس نظم فارسی مین ترجمہ کیا گیا ہی اور حاشیہ مین
اصل حدیث مع ترجمۂ اردو لکھدیگئی ہی اور باقی اشعار مین ضروری اور کار آمد نصائح
اور منتخب و لاجواب حکم حکمائے عرب و عجم کے کتب عربیہ وغیرہ سے مترجم و منظوم ہین

صنفہ العبد الضعیف

قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ ہجری

در مطبع صاحب دکن طبع شد

فہرست کتاب پند نامہ فاضل المسمیٰ بتحفۂ عثمانیہ

صحت نامہ خطبہ و دیباچہ پند نامہ فاضل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	سبلیم	سلیم
۲	۶	یہویی ا	یہی
۳	۱۴	ناکفنہ	ناکفیہ
۳	۱۸	نیکنیوسی	نیکیونکی
۴	۱۱	اخلاں	جو اخلاق
۴	۱۲	امن	اس
۴	۱۴	قدری قلیل	قدر قلیل
۴	۱۶	مغرفت	مغفرت
۴	۲۰	اجرا	اجزا
۵	۶	اوراوشیرکا	"
۶	۷	ہرمکی	ہریکی را

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۸	رحم	رحم سے
۶	۱۰	ہیں	ہے
۶	۲۱	ان	اس
۷	۹	پند فاضل	پند نامۂ فاضل
۷	۱۵	انخاج	انجاج
۷	۸	فعولن فعولن	فعولن
۷	۸	آٹھہ مار	آٹھہ بار سے
۸	۱	لن ؟	لن
۸	۱	فعلن ؟	فعلن
۸	۶	نبانین	نہ بنائین
۸	۷	مقرر	مقر
۸	۱۲	رسوم کریم	رسول کریم

واعرضنا عن اغلاط الیسیرۃ لا یتعسر اصلاحہا علی الفطن الخبیر

نذر

مین اس اسلامی رسالہ کو
جو مظہر اخلاق نبویہ و جامع محاسن آداب ہے
ولیعہد دولت علیہ آصفیہ یعنی شاہزادہ بلند اقبال حضرت میر عثمان علیخان بہادر
زاد اللہ فی عمرہ واقبالہ وعزہ وجلالہ کے نام نامی سے معنون کرنیکی عزت حاصل کر کے مع
اور بکمال عجز وادب اعلیحضرت فلک حشمت حضور پرنور بندگانعالی مدظلہ العالی
کی خدمت فیضدرجت مین گذرانکر امید کرتا ہون کہ یہ مبارک رسالہ حضرت ولیعہد ممدوح
کے درس مین خصوصاً اور جملہ اطفال مدارس
نصاب تعلیم مین عموماً داخل ہوگا

احقر الخدام
خاکسار قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

قطعہ دعائیہ

تا بچرخ است مہر و مہ روشن
حکمران باد در بلاد دکن

تا بہر است گردش مہ و سال
شاہ و شہزادۂ بلند اقبال

از مصنف

باد محمود تا ابد یارب
شکر ایشان بجا بود واجب

سایہ شاہ و شاہزادہ ما
تا زمانست و زارادہ ما

قصیدہ مدحیہ

نسیم الصبا اذہبی بالسلام ... الی من تعالی الیہ کلامی
الم تعلمی انہ من ملوک ... لقد اورثوا الملکہم عن نظام
ومن اہل مجد تخر البرایا ... لہم سجدا من زمان القدامہ
لقد فاق فی الخلق والخلق طرا ... کراما فہذا الکریم الکرام
سدید المقال شدید المحال ... صفی الجمال وفی الذمام
لدی الحرب لیث مبید الاعادی ... لدی الجود غیث جدوی الانام
ہری شری تقی نقی ... ذکی زکی علی المقام
وضی رضی کریم سخی ... صفی حفی اجل العظام
ویاتی الانام الیہ اذا ما ... اشد الدواہی رمی بالسہام
ودارت علیہم رحی الدہر دورا ... جفا وداضنی امتداد السقام
فاسی یزیل الذی نابہم من ... شرور ومن داہیات جسام
لقد عم کل البرایا بجود ... کمزن السما فی شفاء الاوام
ہو الجحفل الغمر فی کل صعب ... وصمصامہ غیر نکس کہام
وان اسنہ مثلہ کان شمسا ... اشعتہا اشرقت فی الظلام
وطلق المحیا تراہ مضیا ... کبرق السماء لدی الابتسام
رفیع العماد اخو المکرمات ... وذو المجد والعز والاحتشام
فابقاہما اللہ مولی الموالی ... بنیل الامانی وفوز المرام

ازجامد الطبیعه خامد القریحه خاکسار قطب الدین محمود علی حید

پند نامۂ فاضل

ہم وزن وہم تعداد اشعار پندنامہ سعدی عرف کریما جسکے ۸ ۹ شعر مین ایکسوبیس
اون احادیث کا جنکو ائمۂ حدیث نے مدار اسلام وجامع قواعد اسلام وانواع
علوم وآداب اور قلیل المبانی وکثیر المعانی اور از قسم جوامع الکلم اور بدائع
حکم فرمایا ہے سلیس نظم فارسی مین ترجمہ کیا گیا ہے اور باقی
اشعار مین نصائح وحکم حکمای عرب وعجم قریب سواسو کی کتاب
نفحۃ الیمن اور دیگر کتب سے ترجمہ وانتخاب کرکے منظوم کیگئی ہین

مصنفہ
خاکسار
قطب الدین محمود علی
حیدر
آبادی

اعلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان کے نائب الٰہی اور افضل المخلوقات ہونیکے دلائل نقلی وعقلی اور انسان کی درجہ بدرجہ ترقی درجۂ اخس سے اوج کمال تک

آیات بینات انی جاعل فی الارض خلیفہ اور آیت
ہو الذی جعلکم خلائف فی الارض اور آیت انا عرضنا الامانة علی السموات
والارض فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان بآواز بلند کہہ
رہے ہین کہ پیدایش حضرت انسان کی غایت نیابت الٰہی ہے اور
عقل سلیم بھی یہی بتلاتی ہے کہ جملہ مخلوقات سے اگر کوئی مخلوق مستحق نیابت حضرت ذو العزت ہے
تو وہ بھی ضعیف البنیان جناب انسان ہے اسلئے کہ انسان مین صفات متقابلہ ومتضادہ کی ایسی
قابلیت رکھی گئی ہے کہ جسکی وجہ سے وہ حضرت باری عز اسمہ کے اسماء متقابلہ کا مظہر ہو سکتا ہے اور عالم
صورت ومعنی مین قیام کر سکتا ہے ایسی قابلیت دوسری مخلوق مین نہین ہے کیونکہ ملائکہ کو بوجہ روحانیت کے
اشراقات علمی اور لذات عقلی گو فطرتاً حاصل ہین مگر ہیولانی اور صورت جسمانیہ اور مادہ کی کثافت ان مین
نہین ہے اور اجرام فلکی گو نفس ناطقہ رکھتے ہین مگر کمالات انکو حاصل ہونیکی علاوہ مختلف کیفیتونکو ان مین راہ نہین ہے طبقہ
جمادات مین بھی مادہ کی کثافت نہین ہے سمجھنا چاہیے کہ تمام اطوار عالم بسیط اور حاوی ہے ابتدای آفرینش مین
بحالت نطفہ کے جمادات سے تھا اوس سے مرتبۂ نمو مین پہونچا اور ترقی کرکے تبہ حیوانیت کو پہونچا اور وہان سے درجۂ انسانیت
کو پایا جب اوسکے بدن مین اعتدال مزاج وتعدیل قوی جسمانی وحیوانی کیا اجرام فلکی کی مقابل ہوا اور صفائی کی

ف لفظ امانت سے مراد محققین کے پاس خلافت الٰہی ہے کہ جسکا بار سواے انسان کے کوئی اوٹھانیکے قابل نہین ہے۔

وجہ سے مصور تھا گذشتہ اور آیندہ سے اوسکا نفس منتقش ہوتا ہے مثل نفوس فلکیہ کے اور جب اس سے بھی تجاوز ہوا اور نفی ما سوی اللہ کر کے رفعت اختیار کی اور خالص وحدت مشاہدہ کو مرتبہ مین نفس مین ثابت اور متحقق ہوگئی بموجب حدیث قدسی۔ اذا تقرب العبد الی بالنوافل حتیٰ احبہ الی آخرہ اور یہی درجہ ہے پہونچگیا جسکو ملائکہ مقربین بھی نہین پاسکتے قطعہ راقم اوسکا حق مجھ سے کیا ہو سکے۔ کہ مین کیا تھا اور کیا بنا یا مجھے۔ بڑا یا جلایا مجھے سنتے کہ اپنے مین آخر ملا یا مجھے۔ غرض کہ انسان جس امر کی وجہ سے حیوانیت اور رذائل سے مخلی اور فضائل و کمالات سے محلی ہو وہ علم تہذیب اخلاق ہے اسی سے بالتفاق علماء کرام و حکماء ذوی الاحترام یہ علم تمام علوم پر مقدم ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ تخلقوا باخلاق اللہ ۔

اسلام نے علم تہذیب اخلاق کو انتہا درجہ کمال پر پہونچا دیا ہے

مذہب اسلام نے اس علم کو انتہا درجہ کی ترقی دی اور معراج کمال پر پہونچا دیا ہے کہ زائد اس سے متصور نہین ہو سکتا بانی مذہب اسلام علیہ التحیۃ والسلام کا ارشاد ہے انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اور اس کی تائید بزرگان دین اسلام کے علم و عمل اور کتب اہل اسلام بلکہ حکماے فلاسفہ کے اسفار سے بھی بخوبی ہوتی ہے جسمین انہون نے اعتراف کیا ہے کہ شریعت مصطفویہ اور وحی ربانی نے اس علم کو اس طرح بیان کیا ہے کہ کسی کو اب اسمین تحریر و ترمیم کی مجال نہ رہی۔

آیات و احادیث دربارہ تاکید تعلیم و تفہیم اس علم کے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

اور چونکہ یہہ حکمۃ عملی طب روحانی ہے کہ جسکی وجہ سے اعتدال اخلاق کی حفاظت کر سکتے ہین جو بمنزلہ حفظ صحت کے ہے اور نیز اوسکی وجہ سے نفوس ناقصہ کو اعتدال کی طرف پھیر سکتے ہین جو بمنزلہ علاج اور دفع مرض کے ہے لہذا حق سبحانہ تعالیٰ اس عمل و علم کی تعلیم و تفہیم کو جاری رکھنے کے لیے بطور فرض کفایہ تمام اہل اسلام کو حکم دیتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولئک ہم المفلحون یعنی تم مین سے ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہیے جو لوگون کو نیکی سکے طرف بلایا کرین اور نیک باتین بتایا کرین اور بری باتون سے منع کرین اور ایسے ہی لوگ فلاحیت پانیوالے اور دراصل نائب انبیا ہین۔ اور اوسی سکے لیے ارشاد فرمایا۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر و تؤمنون باللہ یعنی تم اے اہل اسلام اچھی امت ہو جو لوگون کے لیے پیدا کی گئی ہو کہ اپنے تکمیل کے علاوہ لوگون کو

بھی نیک باتوں کی تعلیم کیا کرتے ہو اور بُری باتوں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر مین تکمیل قوتِ عملیہ کے طرف اشارہ ہی اور تومنون باللہ مین تکمیل قوتِ علمیہ کی طرف ۔ رسول اللہ صلعم نے بھی اسی تعلیم و تفہیم پر بنیاد دین رکھی ہی چنانچہ ارشاد فرمایا الدین النصیحۃ واحب الاعمال الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

تہذیب اخلاق مین مذہب کو بڑا دخل ہی سوا مذہب کے کوئی شئ اخلاقِ حسنہ کے لازم پکڑنے کا باعث نہیں ہوتی

یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہی کہ تہذیب اخلاق مین مذہب کو بہت بڑا دخل ہی سوائے مذہبی خیالات کے کوئی شئ ایسی نہیں ہی جو انسانکو اخلاقِ ذمیمہ سے چھوڑنے اور اخلاقِ حسنہ کے لازم پکڑنے کا ایک باعث قوی ہو قانون سیاست مدن اپنی آنکھو بھلا آدمی ظاہر کرنیکا خیال لوگو سے بدلہ لینے کا اندیشہ غرض کوئی شئ مثل مذہب کے محاسن اخلاق کی محرک نہین ہو سکتی اسی لئے جو شخص کسی مذہب کا پابند نہو اوس کے اخلاق و عادات پر ہرگز اعتماد نہین ہو سکتا ۔

اصول تہذیب اخلاق مین کل مذاہب متفق ہین ۔

تہذیب اخلاق کے اصول مین کل مذاہب متفق ہین کسی کو اونمین اختلاف ہی نہین ہے زمانہ ہزار روش بدلی مگر انکو کبھی بدل نسکیگا اور نہ اونمین کوئی تبدیل و تحریف ہوگی جو اخلاق محمود ہین وہ کل اقوام کے پاس محمود ہین اور جو اخلاق مذموم ہین وہ کل کے پاس مذموم ہین عقل سلیم کو اونمین ہرگز اختلاف نہین ہو سکتا

وجہ تصنیف کتاب و تقسیم ابواب

پس اس علم کے عالم اور عامل اور معلم اور متعلم کی فضیلت اور اوسکی ضرورت کے لحاظ سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ گو مجھ سے میری نفس کی تکمیل نہو سکی اور میرا نفس کسقدر امراض معنویہ مین مبتلا ہی مگر اللہ تعالی نے مجھے زبان اور عقل اور قدرے قلیل علم جو دیا ہی اوس سے کام لون اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرون شاید کوئی بندۂ خدا بمقتضای حدیث کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اینما وجدہا فہو احق بہا میری کہی ہوئی پر عمل کرے اور اسکی بدولت وہ ارحم الراحمین و نکتہ نواز بے نیاز مجھ نامہ سیاہ پر گناہ کی مغفرت فرماوے اسی لئے مین نے بانی مذہب اسلام کے ان احادیث سے جو متعلق تہذیب اخلاق و حکمت و ادب ہین انتخاب کرکے اکیس ابواب مین احادیث کو بحساب فی باب چالیس حدیث کے مرتب کیا ۔

وجہ نظم کتاب

اور چونکہ نظم نفس انسانی مین زیادہ اثر کرتی ہی اور جلد یاد بھی ہو جاتی ہے لہذا مین نے سلیس نظم فارسی میں ان لآلی آبدار کو پرونا مناسب خیال کیا ۔

کتب احادیث کے اقسام اور اربعین کی تعریف

کتب احادیث کے اقسام جامع مسند معجم اجزا رسائل اربعین ہین مین نے قسم آخر یعنی اربعین اس کتاب کا اکثر حصہ اخذ کیا ہی اربعین وہ ہی کہ ایک باب یا ابواب متفرقہ میں ایک سند

باسانید متفرقہ سے چالیس حدیثیں جمع کیجائیں بنا بر تالیف اسکی اس حدیث پر ہے جو بروایات مختلفہ بطرق متعدد منقول ہے کہ

حدیث فضیلت اربعین میں

رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینہا بعثہ اللہ تعالی فی زمرۃ العلماء والفقہاء یعنی جو شخص حفظ کروایا اور پہونچایا میری امت کو چالیس حدیثیں متعلق امور دین کے اللہ تعالی بروز قیامت اوسکو گروہ علماء و فقہا میں اٹھائیگا اور ایک روایت میں ہے کہ حق تعالی بروز قیامت فقیہ اور عالم اوٹھاویگا اور ایک روایت میں ہے کہ میں اوسکا شافع و شاہد ہونگا اور ایک روایت میں ہے کہ اوسکو کہا جائیگا جس دروازہ سے جنت کے چاہے داخل ہو اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص گروہ علماء میں لکھا جائیگا اور شہدا کے گروہ میں مبعوث ہوگا اور اٹھیگا۔

حدیث مذکورہ کا ضعف اور رفع ضعف

باوجود تعدد طرق کے حفاظ حدیث نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ باتفاق علماء فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ہے اور قطع نظر اسکے متعدد صحیح احادیث سے جو فضیلت علم اور تبلیغ علم میں مروی ہیں اس حدیث کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے اسیلئے بڑے بڑے ائمہ حدیث نے چہل حدیثیں تالیف فرمائی ہیں

نام اون ائمہ حدیث کا جنہون نے چہل حدیثیں تالیف کی ہیں

چند ائمہ کے نام یہان تحریر ہوتے ہیں سب سے اول اسکی تالیف رئیس المحدثین عبد اللہ بن مبارک نے فرمائی پھر محمد بن اسلم طوسی پھر ابن سفیان نسوی پھر ابوبکر اجری پھر ابوبکر محمد بن ابراہیم اصفہانی اور دارقطنی حاکم ابونعیم عبد الرحمن سلمی ابوسعید مالینی ابوعثمان صابونی عبد اللہ بن محمد انصاری ابوبکر بیہقی امام نووی شیخ علی متقی مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ وغیرہ علماء و فضلا جنکی صحیح تعداد سوای علام الغیوب کے کوئی نہیں بتلا سکتا

ان چہل حدیثون کا بیان جن سے یہہ کتاب مرتب ہوی ہے

اربعینات میں منتخب احادیث جمع کئے جاتے ہیں جن اربعینات سے یہ انتخاب کیا ہے وہ یہ ہیں (۱) چہل حدیث کنز العمال مولفہ شیخ علی متقی رحمہ اللہ (۲) چہل حدیث امام نووی رح (۳) چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح (۴) اون (۴۰) احادیث سے جو فصاحت لسان اور جوامع کلم اور بدائع بیان اور غرائب حکم رسول اللہ صلعم کے بیان میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے مدارج النبوۃ میں بطور نمونہ کے درج فرمای ہین

چہل حدیث کنز العمال کی سند اور اوسکی فضیلت اور ثواب۔

چہل حدیث کنز العمال میں عقائد و ارکان اسلام و فضائل عبادات و آداب و اخلاق میں ایسے احادیث مروی ہین جنسے غالبًا کوئی کتاب خالی نہوگی لہذا سوای سند مندرجہ کتاب کے کوئی دوسری سند نہیں لکھی گئی سند مذکور یہ ہے۔ روایت کیا ان احادیث کو حافظ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن اسحق بن مندہ اور حافظ ابو الحسن علی بن ابو القاسم بن بابویہ رازی اربعین میں اور ابن عساکر اور رافعی حضرت سلمان رض سے کہ انہون نے کہا میں نے

رسول اللہ صلعم سے پوچھا اوس چہل حدیث سے جسکے حق میں آپ نے فرمایا ہے جو شخص میری امت سے اونکو یاد کرلے داخل بہشت ہوگا میں نے پوچھا وہ کون سی حدیثیں ہیں یا رسول اللہ تو آپ نے اون احادیث کو بیان فرمایا آخر میں نے عرض کیا اُن چہل حدیث کو جو یاد کرلے اوسکا کیا ثواب ہے آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی اوسکا حشر علما اور انبیا کے ساتھ کریگا

چہل حدیث مدارج النبوۃ کی فضیلت اور جامعیت و تخریج جو راقم نے [illegible] کی ہے

مدارج النبوۃ کے اڑتالیس احادیث سے میں نے چالیس حدیثیں منتخب کر کے باب دوم میں اوسکا ترجمہ نظم کیا ہے ان احادیث کی جامعیت اور توصیف کا بیان شیخ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔ ہر یکے ازین کلمات گنجینہ ایست مشتمل بر عجائب و غرائب آداب دین و دنیا و فاعدہ ایست متضمن سعادت اولی واخری و ہر یکے شرحی و بیانی ست کہ اگر ذکر کنند بدفاتر در نگنجد مدارج النبوۃ جلد اول باب اول ان احادیث کو شیخ رح نے بلا تخریج یعنی بلا بیان اسم راوی تحریر فرمایا تھا خاکسار نے ان احادیث کی تخریج کر دی ہے اور حاشیہ میں ہر حدیث معہ نام راوی کے لکھدیا ہے۔

باب سوم میں انتخاب چہل حدیث امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح منظوم میں معہ احادیث منتخبہ راقم

اس کتاب کے باب سوم میں چہل حدیث امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح کا انتخاب درج ہے اس لئے کہ اس کتاب کے باب اول و دوم میں ان دونوں چہل حدیث کے بعض احادیث آگئی ہیں اور بعض مانحن فیہ اور مقصود کے موافق نہ تھیں ترک کر دی گئے ہیں اور بجای اونکے دیگر کتب احادیث سے اسی قسم کے احادیث راقم نے انتخاب کر کے مترجم اور منظوم کیا ہے اور حاشیہ میں ہر حدیث معہ نام راوی کے لکھدی ہے

رائے امام نووی رح کی نسبت اُن احادیث کے

ان احادیث کی نسبت امام نووی رح نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعض حدیث اسمیں سے مدار اسلام ہے جیسے حدیث الدین النصیحہ اور بعض نصف دین ہے اور بعض ثلث دین ہے اور یہہ احادیث جامع قواعد اسلام و انواع علوم اصولی و فروعی و انواع آداب ہیں ان احادیث کے راویوں کے نام خود امام نووی رح نے بیان فرمایا ہے لہذا حدیثیں معہ نام راوی حاشیہ میں لکھدیے گئے ہیں

چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی کی اسناد

چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح ایک ہی سند سے مروی ہے سند مذکور بعینہ اسطرح مرقوم ہے شافہنی ابو الطاہر المدنی عن ابیہ عن زین العابدین عن ابیہ عن جدہ یحیی عن جدہ المحب عن عمہ ابیہ عن ابیہ احمد عن ابیہ عن ابی القاسم عن السید ابی محمد عن والدہ ابی الحسن عن والدہ عن ابی علی عن والدہ محمد عن والدہ عن ابی القاسم عن والدہ ابی محمد عن والدہ الحسین عن والدہ جعفر عن ابیہ عبد اللہ عن ابیہ زین العابدین عن ابیہ امام حسین عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سند مذکورہ کا سادات کرام سے

اس اسناد میں بڑی خوبی یہ ہے کہ سلسلہ سادات کرام سے منقول و مروی ہے

منقول ہونا معہ دیگر تخریج کے جسکو قسم سنے لکھا ہے اور ان احادیث کی جامعیت

اور ایکہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں خاکسار نے سوا اس اسناد کے دوسری تخریج بھی کر دی ہے ان احادیث کی جامعیت کو خدا نے اپنے فضل سے نہایت جامع اور مختصر الفاظ میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔ کہ مبانیہا یسیرۃ ومعانیہا کثیرۃ۔

اس کتاب کی نصف آخر کا بیان

باب چہارم میں اس کتاب کے چند کلمات حضرات صوفیہ کرام کے جو نہایت صاف اور ہر شخص کے فہم کے قابل ہیں لکھے گئے ہیں جیسے تصوف و بندگی محبت اور تفکر و استقامت وغیرہ باب پنجم میں اس کتاب کی نفحۃ الیمن فیمایزول بذکرہ الشجن کے باب پنجم سے نصائح اور حکم حکما و فضلا انتخاب کر کے مترجم و منظوم کئے گئے ہیں مگر چند اشعار میں دوسری کتب کے مضامین کا ترجمہ ہے باب ششم میں صد پند سودمند حکیم لقمان وغیرہ سے انتخاب کر کے نصائح منظوم کی گئی ہیں ان تینوں ابواب میں قریب ساڑھے سو کے نصائح و حکم منظوم ہوئی ہیں

باوجود اس کتاب کی نہایت صغیر الحجم ہونیکے تمام اجل مکارم اخلاق کی جامعیت اور یہ کہ کتاب ہذا اس فن کی ضخیم کتب کی لب لباب ہے

باوجود اس رسالہ کے جو خاکسار کی تخلص کے لحاظ سے موسوم بہ پند فاضل ہے نہایت صغیر الحجم ہونیکے اوسمیں اون تمام محاسن اخلاق کے متعلق توجہ دلائی گئی ہے اور اوسکی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو ضخیم ضخیم کتب اخلاق میں بیان ہوئی ہیں صرف اجمال و تفصیل کا فرق ہے والعاقل تکفیہ الاشارہ۔ یعنی عقاید۔ عبادت۔ اخلاص زہد شکر صبر رضا توکل قناعت حیا و غیرت عفت ادب علو ہمت عزم جد و جہد ثبات و استقلال عدل عفو۔ حلم۔ اتفاق خلق و رفق شفقت و مرحمت تواضع و احترام خیرات و مبرات سخاوت و احسان امانت و دیانت وفا عہد صدق انجاح حاجات خلائق تامل و تفکر مشاورت و تدبیر و دور اندیشی شجاعت سیاست فراست خاموشی بیداری سعی کسب و تحصیل کمال کتمان راز غنیمت جاننا اور قدر کرنا فرصت اور وقت کا صحبت اخیار اجتناب اشرار خدمت قوم عبرت رعایت حقوق خلائق صغار و کبار جار و مہمان تربیت اولاد وغیرہ وغیرہ۔

بیان بحر عروضی

جس بحر میں یہ کتاب لکھی گئی ہے وہ بحر متقارب ہے جسکا اصلی وزن فعولن فعولن آٹھ بار ہے یہ بحر سالم بھی مستعمل ہے اور مضاحف بھی اور زحافات سے اسمیں تسبیغ و قصر حذف قبض ثلم واقع ہوتے ہیں تسبیغ سے عروض و ضرب میں فعولان ہو جاتا ہے جو ناپسندیدہ ہے کیونکہ حرف آخر ضرب دائرہ سے باہر ہے اور قصر سے فعول بسکون لام ہوتا ہے اور حذف سے فعو رہتا ہے جسکی جاے فعل لایا جاتا ہے اور قبض سے

فعول بضم لام ہوتا ہی اور سلمٰی سی عولن رہجاتا ہی جسکی جاے فَعْلُن لایا جاتا ہے۔

ترجمہ عبارات عربیہ مین پابندی الفاظ کی نہین کیگئی ہی اور ترجمہ تحت اللفظ نہین کیا گیا ہے

بجز باب ششم کے اس کتاب کے اور ابواب عربی سے ترجمہ کئے گئے ہین ترجمہ امر آسان نہین ہی خصوصًا نظم مین اسلئے ناظرین پڑہکین کی خدمت مین عرض ہی کہ اگر کسی حدیث و نصیحت کے ترجمہ مین وہ کسی امر کی کوتاہی پائین اور وہ اوس سے عمدہ ترجمہ اوسکا کرسکین تو اس وجہ سے۔ اس ہیچمدان قلیل البضاعت کو مورد طعن و تشنیع نبائین اس لئے کہ اعتبار اکثر کا ہوتا ہی قطع نظر اوسکے یہ حقیر بتقصیر جہالت و بیعلمی کا پوری طرح مقر ہی اور یہہ بھی واضح رہی کہ ترجمہ عبارات مین پابندی الفاظ عربیہ کی نہین کیگئی ہے بلکہ حاصل مطلب حدیث و نصیحت کا نظم کیا گیا ہی اور بعض جا شروح وغیرہ سے کوئی عمدہ بات زیادہ کیگئی ہے کیونکہ دراصل مقصود مطالب حدیث یا حکمت کی تفہیم ہی نہ ترجمہ لغات و عبارات عربی کی تعلیم۔

یہہ کتاب داخل درس طلبا فارسی خوان ہونا چاہئی۔

میری رای مین یہہ کتاب اس قابل ہی کہ لڑکون کو فارسی مین کسی قدر استعداد ہوجانیکے بعد پڑہائی جای بلکہ حفظ کرادی جاے تاکہ استعداد کو ترقی اور زبان آشنائی ہو نیکے علاوہ معلم و متعلم دونون مستوجب بشارت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم و مستحق اجر عظیم ہون اور لڑکون کے دماغ مین اخلاق حسنہ و کلام حکم ابتدای عمر ہی مین سماجائین تاکہ وہ اونکے ساتھ نشو و نما پاتے رہین اور وہ اونسے عمر بہر عامل رہین و الحمد للہ اولاً و آخرًا و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

راقم آثم خاکسار ہیچمدان
قطب الدین محمود علی حیدرآبادی
رکن مجلس پائگاہ خاص عالیجناب
نواب سر خورشید جاہ بہادر
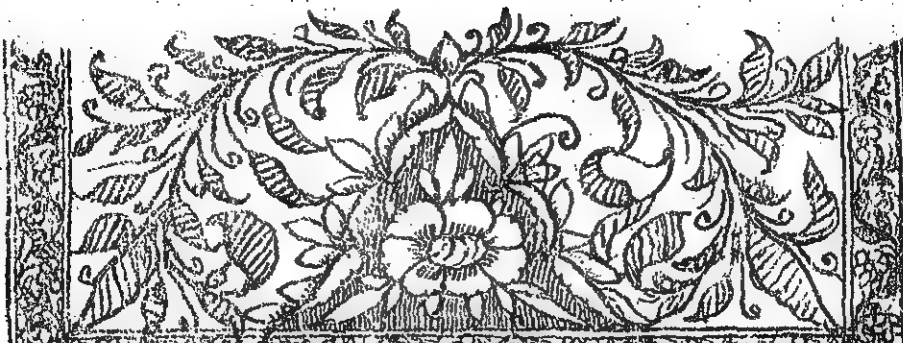
بسم الله الرحمن الرحیم

پس از حمد خلاق هر جزو و کل
کنم نعت احمد امام رسل

رسولے که تتمیم اخلاق کرد
منور بنور خود آفاق کرد

علیه من الله رب الانام
مع الآل والصحب ازکی السلام

وزان پس رقم میکنم چند پند
که باشد خردمند را سودمند

زخواننده اشفاق دارم این آرزو
که یادم کند با دعاء نکو

کریما کرم کن بحق رسول
لانی اثیم ظلوم جهول

باب اول در نظم ترجمه چهل حدیث کنز العمال

بنزد حرف حکمت رسول امم
که ایمان بذات خدا آرم

بجمله فرستادگان و کتاب
به بعث و ملائک بروز حساب

بتقدیر شر و بتقدیر خیر
که هر کار از حق بود نے زغیر (۱)

(۱) ان تومن بالله والیوم الآخر والملائکة والکتاب والنبیین والبعث بعد الموت والقدر خیره وشره من الله تعالے ـ

یہ کہ تو ایمان لاوے اللہ تعالی پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب اور نبیوں پر اور جی اٹھنے پر بعد موت کے اور تقدیر پر کہ برائی اور بھلائی اوسکی اللہ تعالی کی طرف سے ہے

✤ بر وا رحمت پروردگار جمله آفریدگان با آل اصحاب پاکتر سلام ـ زیرا که من گنهگار ظالم بنفس خود و جاہل تمام

بگو از زبان و بدل کن قبول — خدا واحد است و محمد رسول (۱)

بکامل وضو کن ادای صلوٰة — با وقات و ہم صوم شہر و زکوٰة (۲)

گرت استطاعت بود در سبیل — بکن حج بیت الحرام ای خلیل (۳)

بہر روز و شب شش دہ دوگانہ گذار (۴) — مکن ترک وتر شبی زینہار (۵)

ز عیدین و آدینہ غافل مباش (۶) — سوی بازی و لہو شاغل مباش (۷)

بکن صبر بر ہر بلای شدید — مکن ترک ورد کلام مجید (۸)

جدا از قسمہای تزویر باش (۹) — بہ تسبیح و تہلیل و تکبیر باش (۱۰)

برای خدا مرد زانی مشو — مکش ساغر خمر و جانی مشو (۱۱)

مکن شرک و دین در تباہی مدہ (۱۲) — خدا را بہ باطل گواہی مدہ (۱۳)

(۱-۲) وان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ۔

(۲) وتصلی الصلوٰة بوضوء سابغ لاوقاتہا وتؤتی الزکوٰة وتصوم رمضان

(۳) وتحج البیت ان کان لک مال

(۴) وتصلی اثنا عشر رکعة فی کل یوم ولیلة۔۔

(۵) والوتر لا تترکہ فی کل لیلة

(۶) ولا تدع حضور الجمعة والعیدین

(۷) ولا تلعب ولا تلہ مع اللاہین

(۸) وتصبر علی البلاء والمصیبة۔ ولا تدع قراءة القرآن

(۹) ولا تحلف باللہ کاذباً

(۱۰) واکثر من التسبیح والتہلیل والتکبیر

ولا تشرب الخمر ولا تزن

(۱۲) ولا تشرک باللہ شیئاً

(۱۳) ولا تشہد شہادة زور

یہ کہ تو گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود موجود بغیر اللہ کا اور
محمد رسول اللہ کے ہیں۔

اور کامل وضو سے ہر وقت نماز پڑھا کر، اور زکواة دیا کر اور روزہ رکھ
اگر مال و استطاعت ہو تو حج کعبة اللہ کرے۔

دن رات میں بارہ رکعت نماز سنت پڑھا کرے۔

وتر کسی رات میں نہ چھوڑے

جمعہ اور عیدین کا حاضر ہونا مت چھوڑ

اور کھیل کود کرنے والوں کے ساتھ لہو ولعب مت کر

بلا اور مصیبت پر صبر کر۔ قرآن پڑھنا مت چھوڑ۔

خدا کی قسم جھوٹی مت کھا

سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر بہت پڑھا کر

شراب مت پی زنا مت کر۔

خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کر۔

جھوٹی گواہی نہ دے

مرنجان دل مادر و هم پدر (۱) — به بیداد مال یتیمی مبر (۲)

مکن با هوا و هوس هیچ کار (۳) — خیانت روا با مسلمان مدار (۴)

مرو با نمیمه میان دو کس (۵) — ز بد گشتی مکن ذکر مسلم به پس (۶)

ز خویشان نباشی تعلق گسل (۷) — طریق تمسخر مبر دم بهل (۸)

نگهدار از لعن مردم زبان (۹) — مکن قذف هر محصنه از زبان (۱۰)

تو کوتاه را کوته اصلا مخوان — چو مد نظر عیب باشد ازان (۱۱)

هر آنچه رسیدت شد آن بی خطا — هر آنچه خطا کرد بد نارسا (۱۲)

بشکر خدا باش رطب اللسان (۱۳) — مشو ایمن از قهر او یک زمان (۱۴)

(۱) ولاتعق والدیک	ماں باپ کی نافرمانی مت کر اور انکو تکلیف نہ دے
(۲) ولاتاکل مال الیتیم ظلماً	یتیم کا مال ظلم سے مت کھا جا۔
(۳) ولاتعمل بالہوی	خواہشات نفسانی پر عمل مت کر
(۴) ولاتغل اخاک المسلم	مسلمان کے مال میں خیانت مت کر
(۵) ولاتمش بالنمیمۃ بین الاخوین	دو مسلمان بھائیوں کے درمیان چغل خوری مت کر
(۶) ولاتغتب اخاک المسلم	مسلمان بھائی کی غیبت مت کر
(۷) ولاتقطع اقرباءک وصلہم	قرابت داروں سے قطع قرابت نہ کر بلکہ صلہ رحمی کر
(۸) ولاتسخر باحد من الناس	کسی شخص سے ٹھٹھا مت کر
(۹) ولاتلعن احداً من خلق اللہ	خدا کی مخلوق سے کسی کو لعنت اور گالی گلوچ مت کر
(۱۰) ولاتقذف المحصنۃ	محصنہ عورت پر بہتان زنا مت کر۔
(۱۱) ولاتقل للقصیر یا قصیر ترید بذلک عیبہ	پستہ قد کو پستہ قامت کہہ جب ان کو اس سے عیب لگانا مقصود ہو
(۱۲) واعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وما اخطاک لم یکن لیصیبک	اور جان لے کہ جو چیز تجھی پہونچی وہ بغیر پہونچے نہ رہتی اور جو چیز نہ پہونچی اوس کا پہونچنا ممکن ہی نہ تھا
(۱۳) واشکر اللہ علی نعمتہ	خدا کے نعمتوں کا شکر ادا کیا کر۔
(۱۴) ولاتامن من عقاب اللہ	حق تعالے کے عذاب سے نڈر نہ ہو

باب دوم در نظم ترجمہ چہل حدیث از مدارج النبوۃ و حجۃ الفقہ

رسول الوری خاتم المرسلین
بفرمود از وحی رب متین

مدار عملہا بہ نیت بود
کہ ہر کار حسب طویت بود (۱)

ہمین است از حسن اسلام مرد
کند ترک چیزی کہ سودش نکرد (۲)

کند نصح آن کو بہ ملت بود
کہ دین در حقیقت نصیحت بود (۳)

بدان مسلم آن را کہ ہر مسلمے
ز دست و زبانش نبیند ستمے (۴)

بغیر انچہ بر خود پسندی پسند
کہ گردی ازان مومن ارجمند (۵)

زیانے بہ آنکو باغش کند
کہ ماوائے خود اندر آتش کند (۶)

کی آن مرد باشد با ایمان و دین
کہ نبود بعہد و نباشد امین (۷)

اگر مشورت با تو گیرد دگر
امین باش و بر راہ خیرش ببر (۸)

(۱) انما الاعمال بالنیات اخرجہ الشیخان
اعمال نیتون کے ساتھ ہین

(۲) من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ رواہ الترمذی
آدمی کے اسلام کی خوبی سے بیفائدہ کام چھوڑ دینا ہے

(۳) الدین النصیحۃ رواہ المسلم
دین نصیحت یعنی ہر شخص کی خیر خواہی ہے

(۴) المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ رواہ البخاری
مسلمان وہ ہین کہ اور مسلمان اسکے ہاتھ اور زبان سے امن مین رہین

(۵) لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اخرجہ الشیخان
کوئی شخص تم مین سے مسلمان نہوگا جب تک کہ جو امور اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسرون کے لئے پسند کرے

(۶) من غشنا فلیس منا رواہ الترمذی
جو شخص ہمسے فریب یا خیانت یا بدخواہی یا خبث باطنی کرے وہ ہم مین سے نہین ہے۔

(۷) لا ایمان لمن لا امانۃ لہ و لا دین لمن لا عہد لہ رواہما البیہقی و ابن النجار
جس شخص کو امانت داری نہین اوسکو ایمان نہین اور جسکو عہد کی پابندی نہین اوسکو دین نہین

(۸) المستشار مؤتمن رواہ الترمذی
جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہونا چاہئے

بود رہنما سوئے فعل ثواب — بہ نزدیک ایزد چو فاعل مثاب (۱)

مبر دار چوب از فرزند و زن — وگر میبری بہر تادیب زن (۲)

ہمانست نیکوتر اندر انام — کہ با اہل خود نیک باشد مدام (۳)

ہر آنکس کہ باشد باعمال پست — نسب کی دہد در بزرگیش دست (۴)

بود وصل یاران چو مقرون بفصل — فزون گردد الفت ازین گونہ وصل (۵)

نشد جمع با ہیچ شئے ہیچ شئے — نکوتر ز حلمے کہ با علم شئے (۶)

یکے تندرستی فراغت دگر — درین ہردو مغبون بسے از بشر (۷)

فسادی ز خلق بد اندر عمل — چنانست کز سرکہ اندر عسل (۸)

مدہ دل بسودائے بد اصل زن — حذر میکن از سبزہ زار دمن (۹)

(۱) الدال علی الخیر کفاعلہ رواہ المسلم — نیکی کی راہ بتلانے والے مثل نیکی کرنے والے کے ہیں

(۲) لا ترفع عصاک عن اہلک رواہ ابونعیم — اہل وعیال سے عصا مت اوٹھائے بغرض تادیب کیا کرو

(۳) خیرکم خیرکم لاہلہ رواہ الطبرانی — تم میں سے زیادہ اچھا وہ ہے جو اپنے اہل وعیال سے زیادہ نیکی کرنیوالا ہے

(۴) من ابطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ خرجہ المسلم — جس کو اوسکے عمل نے پیچھے رکھا اوسکو اوسکا نسب آگے نکریگا

(۵) زر غبا تزدد حبا رواہ الطبرانی — احباب سے فاصلہ سے ملاقات کیا کرو محبت زیادہ ہوگی

(۶) ما جمع شئی الی شئی احسن من حلم الی علم رواہ الطبرانی — کوئی شئے دوسری شئے کے ساتھ جمع نہیں ہوئی بہتر حلم سے جو علم کے ساتھ ہو

(۷) نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ رواہ البخاری والترمذی — دو نعمتیں ہیں کہ نقصان میں ہیں (یا فریفتہ ہیں) ان میں اکثر آدمی ایک تندرستی دوسری فراغت

(۸) الخلق السئی یفسد العمل کما یفسد الخل العسل رواہ الطبرانی — بدخلقی عمل کو اوسی طرح خراب کردیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو

(۹) ایاکم وخضراء الدمن رواہ الدارقطنی — سرگینوں کی سبزی سے بچو یعنی خوبصورت عورت جو بد اصل ہو

ــہ شئے بفتح اول وسکون ثانی بلغت دری ولغت ہندی بمعنی ہست باشد کہ مقابل نیست است کذا فی برہان قاطع حافظ شیرازی فرماید ــ ساقی اگرت ہوائی ماست — جز بادہ میار پیش ما شئے —

ــ نشد جمع چیزے بچیزے بہین — ز حلمے کہ با علم گردد قرین —

بجز رفعتی نیست در انکسار (۱) — بجز عزتی نی بعفو شعار (۲)

زبان فصاحت از حسن مرد — تو بس هم نباید درین امر کرد (۳)

شدید آنکه بر نفس آمد شکست — نه آنکس که شد بر بشر چیره دست (۴)

بکتمان آفات و اخفای رنج — بود از نکوئی گرانمایه گنج (۵)

الا فضل علم است بهتر ترا — ز فضل عبادت بهر دو سرا (۶)

نباشد چو خلق خوش اصلا حسب — که خلق حسن هست مقبول رب (۷)

عقیل آنکه از بهر روز قیام — عمل کرد و هم نفس را ساخته رام (۸)

همانست عاجز که شد نفس را — مطیع و تمنا کند بر خدا (۸)

بود نیمه علم حسن سوال (۹) همه — قناعت چو گنجینه بی زوال (۱۰)

(۱) التواضع لا یزید الا رفعة رواه المسلم

(۲) العفو لا یزید العبد الا عزا رواه المسلم

(۳) جمال الرجل فصاحة لسانه رواه الحاکم

(۴) لیس الشدید من غلب الناس انما الشدید من غلب نفسه رواه المسلم

(۵) کنوز البر کتمان المصائب

(۶) فضل العلم خیر من فضل العبادة رواه البزار
لا حسب کحسن الخلق

(۷) الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت
والعاجز من اتبع نفسه وتمنی علی الله رواه احمد

(۸) حسن السوال نصف العلم رواه الدیلمی

(۹) القناعة کنز لا یفنی رواه البیہقی

عاجزی انسان کی عزت ہی بڑھاتا ہے
معافی انسان کا مرتبہ ہی بلند کرتی ہے
انسان کی زیب و زینت اوسکی زبان کی فصاحت ہے
شدید وہ نہیں ہے جو لوگوں پر غالب ہو شدید وہ ہے
جو اپنے نفس پر غالب ہو۔
نیکی کے خزانہ مصیبتوں کا چھپانا ہے
علم کی بزرگی عبادت کی بزرگی سے بہتر ہے۔
مثل خوش خلقی کے کوئی بزرگی اور شرف نہیں ہے
عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع کیا اور آخرت کیلئے نیک عمل کیا
عاجز وہ ہے جو اتباع نفس کی اور اللہ پر تمنا رکھا۔
سوال کی خوبی آدھا علم ہے۔
قناعت ایک خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا

(۱۰) بصبح اعتبار گذشتن از گناه و بدی کرد ایندن [illegible] و گناه [illegible] الاحد فنا [illegible] ۱۲

دو ادست نصف خرد با بشر (۱) | بیان تصدق گذشتن ز شر (۲)

ز تاثیر خالی نباشد رضاع | که آید تغیر ازو در طباع (۳)

نه مالے نکو باشد از عاقلی (۴) | نه فقرے بود بدتر از جاہلی (۵)

نباید کمے از تصدق بمال (۶) | مکن ترک خیرات در ہیچ حال

کمی

شماتت مکن تا خدای جہان | نسازد ترا مبتلا جاے آن (۷)

بسان غریبی بسر بر جہان | ز اہل قبور است شب و روز دان (۸)

ترا حب شئے میکند کور و کر (۹) | فنونش ز جادو بود بیشتر

ہر کس که باشد محبت ترا | شوی ہم کابش بروز جزا (۱۰)

رسول امین و امیر عرب | بفرمود المرءُ مع (۵) من احب

(۱) التودد الی الناس نصف العقل — محبت رکہنا لوگوں سے نصف عقل ہے

(۲) ترک الشر صدقة — برائی اور شر چھوڑ دینا بھی ایک صدقہ ہے

(۳) الرضاع یغیر الطباع رواه ابن حبان — دودھ سے طبیعت و سرشت متغیر ہو جاتی ہے

(۴) لا مال اعز من العقل رواه العسکری — کوئی مال عقل سے زیادہ عزیز نہیں ہے

(۵) لا فقر اشد من الجہل رواه العسکری — کوئی افلاس جہالت سے زیادہ سخت اور برا نہیں ہے

(۶) ما نقص مال من صدقة رواه المسلم — صدقہ اور خیرات سے مال کم نہیں ہوتا

(۷) لا تظہر الشماتة لاخیک فیعافیه الله و یبتلیک رواه الترمذی — اگر کسی مسلمان بہائی کو کوئی امر کروہ پہونچے تو اوسپر خوشی نہ کر تاکہ خدا اوسکو اچہا اور تجہے مبتلا نہ کردے

(۸) کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل و عد نفسک من اصحاب القبور رواه البخاری — دنیا میں ایسا رہ جیسے کہ تو مسافر یا راستہ سے گذرنے والا اور اپنے آپکو مردوں سے سمجہ

(۹) حبک الشیء یعمی و یصم رواه احمد — کسی چیز سے تیری محبت اندہا اور بہرا کر دیتی ہے

(۱۰) المرء مع من احب اخرجه الشیخان — آدمی اوسکی ساتہہ ہے جسکو دوست رکہتا ہے

(۵) مَعَ مبنی یا وہو اسم لانه قد یسکن کذا فی الصراح وقال ابن مالک فی الالفیة مع مع فیها قلیل و نقل الخ

باب سوم در نظم ترجمۂ چہل حدیث از اربعین امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہما اللہ القوی وغیرہما من کتب الاحادیث النبویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

بگفتہ نبی سرور کائنات — علیہ مع الآل ازکی الصلوٰۃ
بود حکمت گم شدہ یک عزیز — بہر جا کہ دریابیش گیر تیز (1)
نگہدار ما بین فکین خویش — کہ برہم نہ مالی تو کفین خویش (2)
بے ضامن شرمگاہ و زبان — شوم ضامن بوستان جنان (3)
خموشی کہ ستر جہالت بود — فزون فضل از عبادت بود (4)
خموشیست آرایش عاقلان — سر خلقہای نکو در جہان (4)
نگر پیش از ان دم کہ نزد خدا — نگردد قبول از خلائق دعا (5)
کنید امر معروف و نہی از مو — کہ منکر بدانندش اہل شعور (5)

(1) کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن اینما وجدہا فہو احق بہا رواہ ابن ماجہ
(2) کف ہذا علیک واخذ بلسانہ وقال صلعم رواہ الترمذی البلاء موکل بالمنطق رواہ القضاعی من صمت نجا رواہ احمد
(3) من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ رواہ البخاری۔
(4) الصمت ارفع العبادۃ والصمت زین للعالم وستر للجاہل الصمت سید الاخلاق رواہ الدیلمی وابن حبان
(5) مروا بالمعروف وانہوا عن المنکر قبل ان تدعوا فلا یستجاب لکم رواہ ابن ماجہ

حکمت اور عقلمندی کی بات مسلمان کی گم کی ہوئی شے ہے جہاں پاوے وہ اوس کا زیادہ حق دار ہے
اس زبان کو روک۔ بلا مقرر ہو بات کرنے پر۔ جو شخص چپ رہا نجات پایا۔
جو شخص ضامن ہو میرے لیے اوس چیز کا جو درمیان اوسکے دونوں جبڑوں اور دونوں رانوں کے ہے میں اوسکے لیے جنت کا ضامن ہوتا ہوں
خاموشی بلند ترین عبادت ہے اور خاموشی عالم کی زینت جاہل کی پردہ پوش اور اخلاق کی پیشوا ہے۔
اچھی باتوں کا حکم کرو اور بری باتوں سے منع کرو قبل اسکے کہ دعا کرو اور قبول نہو

بود بہتر مردمان آن کسی | کہ نفعش رساند بمردم بسی (۱)
سعید آنکہ عبرت گرفت از دگر (۲) | بہر گردش دہر دارد نظر
کسی آنکس کہ او سرور قوم ہست | بلا شبہ او چاکر قوم ہست (۳)
نکرد آنکس کند شکر خالق ادا | کہ بر شکر مخلوق نارد بجا (۴)
بمسلم نباشد ز مسلم حلال | زیادہ ز سہ روز ترک مقال (۵)
اگر بہرۂ باشدت از شعور | بکتمان مدد جوے اندر امور (۶)
خطا کار باشد اگر یار تو | خطا راہ یابد در اطوار تو (۷)
صفای بآئین دین لازم است | کہ ہر مسلم آئینہ مسلم است (۸)
گرت مہترے از معشری آیدت | بدل عز و اکرام او بایدت (۹)
ز ما نیست آنکس کہ حظی نبرد | ز عز بزرگان و الطاف خرد (۱۰)

(۱) خیر الناس انفعہم للناس رواہ القضاعی
(۲) السعید من اتعظ بغیرہ رواہ الدیلمی
(۳) سید القوم خادمہم رواہ الدیلمی
(۴) لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس رواہ احمد
(۵) لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلاث اخرجہ الطبرانی
(۶) استعینوا علی الحوادث بالکتمان رواہ القضاعی
(۷) المرء علی دین خلیلہ رواہ ابو داؤد
(۸) المسلم مرآۃ المسلم رواہ ابن منیع
(۹) اذا جاءکم کریم قوم فاکرموہ رواہ ابن ماجہ
(۱۰) لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا اخرجہ الطبرانی

بہتر آدمی وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچاوے
نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے
سردار قوم کا خدمت گذار قوم کا ہوتا ہے۔
خدا کا شکر نہیں کرتا وہ شخص جو بندوں کا شکر گذار نہیں ہے
مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین روز سے زیادہ چھوڑ دے
مدد چاہو پوشیدہ طور سے حاجتوں پر کیونکہ حاسدین سے امن ہے
آدمی اپنے دوست کے طریقہ پر ہو جاتا ہے
مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے دل صاف کرو اور عیب بتلادے
جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آوے تو اسکی تعظیم کیا کرو
جو شخص چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں

در آور بگوش این سخن بالضرور | میانہ روی ہست خیر الامور (۱)

کسے کہ ز مال و متاعی غنیست | غنا در حقیقت غنائے دلیست (۲)

شوی از سخاوت عزیز او را | کہ خوی سخا ہست خوی خدا (۳)

تصدق نگہدار داز نار و جسم | اگرچہ یکے پارہ باشد ز تمر (۴)

بود راجع اندر ہبہ چون کلاب | کہ قی کردہ بازش خورند از شتاب (۵)

بود تائب اندر ذنب [illegible] (۶) | ز عفو ملک ملک یابد بقا (۷)

خلد ہرچہ در دل گنا ہست آن (۸) | تو الاثم ما حاک فی الصدر دان

ز دشمن روا باشد [illegible] | کہ در اصل نام فریب است جنگ (۹)

خوش آنکس کہ بادی حیا گشت [illegible] | نبی الحیا کلہ خیر گفت (۱۰)

حیا مانع است از مقابح ترا | بکن ہرچہ خواہی چو نبود حیا (۱۱)

---

(۱) خیر الامور اوساطها رواه السمعانی
(۲) الغنی غنی القلب رواه الدیلمی
(۳) السخی خلق الله الاعظم رواه ابن حبان
(۴) اتقوا النار ولو بشق تمرة اخرجه الشیخان والنسائی
(۵) الراجع فی هبته کالکلب یعود فی قیئه رواه [illegible]
(۶) التائب من الذنب کمن لا ذنب له رواه ابن ماجه
(۷) عفو الملک ابقاء للملک رواه الرافعی
(۸) الاثم ما حاک فی النفس وتردد فی الصدر رواه الحاکم
(۹) الحرب خدعة اخرجه الشیخان
(۱۰) الحیاء خیر کله اخرجه الشیخان
(۱۱) اذا لم تستحی فاصنع ما شئت اخرجه الشیخان

---

(۱) سب کاموں میں میانہ روی بہتر ہے
(۲) تونگری مال کی تونگری نہیں ہے بلکہ تونگر وہ ہے جسکا دل غنی ہو۔
(۳) سخاوت تو صفت خدا کی بزرگی ہے
(۴) دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیکر
(۵) دی ہوئی شی کا واپس لینے والا ایسا ہے جیسا کہ کتا قے کرکر اسکو کھا لیتا ہے
(۶) گناہ سے توبہ کرنے والا مثل بےگناہ کے ہے
(۷) بادشاہ کی بخشش باعث قیام ملک ہے
(۸) گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور سینہ میں تردد پیدا کرے
(۹) لڑائی دھوکے کا نام ہے
(۱۰) حیا سب کی سب بہتر ہے
(۱۱) جب تجھ کو حیا نہیں تو جو چاہے کر۔

در اسلام نبود ضرار و ضرر (۱) | بخیر و کرم کن مکافات شر
تدابر بد و نیز بغض و حسد | چو بیع تو بر بیع غیر است بد (۲)
مکن با مسلم و خذلان و تکذیب کس | مواخاة کن با مسلمان و بس (۲)
ز مسلم و خون و ناموس و نام | حرام است بر مرد مسلم حرام (۲)
بود باهمی اتفاق ارجمند | که مردم چو دندانه شانه اند (۳)
نشاید اتباع سواد عظیم | که در انفراد است خوف جحیم (۴)
نبی آنکه زد بانگ معنی شگفت | فمن شذ قد شذ فی النار گفت

باب چهارم در نظم چند کلمات طیبات حضرات صوفیه علیهم تحیات رب البریة

تصوف نه این لبس صوف است و بس | بود در راستی با خدا هر نفس
دوم کردنت تابع حکم رب | همه آرزوهای خود روز و شب
سوم خوی با خلق و کار دگر | به از کار خود داشتن در نظر
بود بندگی نزد اهل صفا | رضای خود اندر رضای خدا

(۱) لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام رواه ابن ماجه
(۲) لا تدابروا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا عباد الله اخوانا ولا یبع بعضکم علی بیع بعض المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یکذبه ولا یحقره کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه رواه المسلم
(۳) الناس کاسنان المشط
(۴) اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار

اسلام میں تکلیف پہونچانا اور بمقابلہ تکلیف کے تکلیف پہونچانا نہیں ہے
آپس میں ملنا جلنا ترک اور بغض و حسد مت کرو اور باہم بہائی بہائی ہو جاؤ اے خدا کے بندو کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے مسلمان مسلمان کا بہائی ہے اوسپر ظلم نہ کرے اوسکو ذلیل نہ کرے اوسکو جھٹلاوے نہیں کل مسلمان مسلمان پر حرام ہے اوس کا خون اوس کا مال اور اوسکی آبرو
آدمی مثل کنگہی کے دندانوں کے ہیں
بڑی جماعت کی اتباع کرو جو علیحدہ ہوا دوزخ میں علیحدہ رہیگا

به تقدیر خود شادمانی مدام ‌‌‌‌— عمل حسب فرمان خیر الانام

محبت سه قسم است ای هوشیار — بدنیا بدین و به پروردگار

محبت بدنیا سراسر دنیست — که انجام او غیر افسوس نیست

محبت بدین جز خیال بهشت — نباشد خوشا آنکه او را بهشت

محبت بحق مایهٔ خرمیست — ز دنیا و دین پیش او بی غمیست

بحق حسب آن کو بود بی زوال — و گر نه بهائی بحزن و ملال

تفکر دو قسم است ای نیکنام — یکی زان حلال و یکی زان حرام

به کیفیت ذات حق فکرتت — نباشد مگر منشأ حیرتت

تفکر در اسرار خلق و جهان — بآتش هلاک و خصومت بدان

تفکر در صنعت کردگار — بدل مورث حکمت آشکار

دگر فکر نعمای پروردگار — بود منشأ الفت و حسن کار

تفکر در اقوال و افعال خویش — بدان باعث حسن احوال خویش

تفکر بکار خود از راه عیب — شود موجب شرم لی و هم و ریب

مبر رنج از بهر دنیای دون — زوالش یکی نیست قدرش فزون

کنند توبه هر گناه کبیر — بیامرزد تو را خدای قدیر

کند آن که عهد [illegible] — بود در رضای خدا و رسول

باب چهارم در نظم ترجمه نصائح و حکم علمای کرام و حکمای ذوی الاحترام رحمهم الله الی یوم القیام

۲۴

نخست ای برادر خدا را شناس
محمد نبی الوری را شناس

مبردار چیزی ز طاقت فزون
میندیش امری ز عادت برون

مکن کار بیفائده زینهار
بدان مال و اسباب ناپایدار

مخور غصهٔ آنچه رفتت ز کف
اگرچه بود لعل و در نجف

ز خود بینی و حرص و بخل و نفاق
حذر کن که زشت است بالاتفاق

موثر بر آنکس که خشم تو نیست
اگر خشم رانی بجز حمق چیست

تو بیکار عمرت مده رایگان
نشستن برفتن برابر بدان

بنان جوین خوانت آراستن
به از من و سلوی ز کس خواستن

رسد گو همان شی که باشد بخت
ز مال و متاع و زر و سیم و رخت

نگر چون بما داد حق دست و پای
عطا کرد از لطف خود عقل و رای

بود حیف گر مثل بی دست و پا
نشینیم ساکت بدست دعا

بما فرض شد کوششی کردنی
نه چون دام و دد خفتنی خوردنی

همی بایدت جستن مدعا
ندانی لکل امرء ما سعی

باندازهٔ محنت و کد تو
ترقی کند جاه و دان جد[1] تو

بشب در سر جاه بیدار باش
بدریا در آ چون کنی در تلاش

بلا جهد خواهی چه جاه و جلال
کنی عمر ضائع بحرص محال

ز ناکامیابی مشو تنگدل
بدل باش در سعی خود مشتغل

ز کوتاهی فکر و ضعف شعور
بماند ز اقبال هر مرد دور

(۱) جد بالفتح بهره و بخت و توانگری و بزرگی و عظمت کذا فی المنتخب

فضیحت شمارد هر آنکس که عار ... فضیحت ز جاهش برآرد دمار

ز حکمت ببالد شرف در شریف ... رذالت پذیرد زوال از جلیف

بود فخر بهتر بفضل و ادب ... ز فخری که باشد باصل و نسب

خنک آنکه باشد بعیبش بصیر ... نه بیند عیوب دگر چون ضریر (نابینا)

ز کار خود آنکس که غافل بود ... بکار تو ناچار کاهل بود

بهر کس کند مرد بدظن بد ... که بیند چو می بیند از چشم خود

اگر خرده گیری بهر کار یار ... شود یار دشمن در انجام کار

ز بدخواهی یار و مکر عدو ... خدا را بپرهیز و دوری بجو

اگر دوست کفران نعمت کند ... وگر دشمنت غدر نقمت کند

ازان قطع الفت مکن زینهار ... وزین تار الفت مبند استوار

همانا همانست مرد حلیم ... که بر بنده بخشد گناه عظیم

بدنیا ازان نیست کمزورتر ... که نتوان نهان داشت راز از بشر

بجز سینه سر را نده جایگاه (۱) ... بمنت مکن اجر احسان تباه

رعایا چو هستند بر خلق شاه ... سزد شاه را خلق و حلم آله

ازان شه دو جهان شاد هست ... که از عدل وی ملک آباد هست

ز الطاف گرگ است هم شیر یار ... ز جور ست هم شیر بر کارزار

ز آزار گردد امارت تباه ... لاهل الایادی تخر الجباه

(۱) و هیچ در نتیجهٔ افشاء راز فاضل جاهل گفته ـ و اذا فضضت عن السر الختمها ـ فاسمع صدا نامن الوف رجال ـ

ببخش از مقصر ببخش از مصر — که انجام اصرار بیند مضر

شنیدم ز داننده نکته رس — ز جمله جهان بدتر اندان کس

یکی آنکه زو نیست امید خیر — نه ایمنی ز شرش بود نی ضیر

دوم زن که در طینتش هست شر — سوم جار موذی که جوید ضرر

زیادت کسی را باهل و عیال — بهنگام افلاس باشد وبال

نشان حماقت بدان بالیقین — بقول علی سید العارفین

یکی بی تفکر ادای جواب — دوم التفاتی بهر شیخ و شباب

۳۴ باب ششم در نظم چند پند سودمند حکیم لقمان وغیره من الاعیان

تو اول بگفتار خود کار کن — وزان پس نصیحت باغیار کن

سخنها باندازهٔ خویش گوی — بلندی بیندیش و پستی بجوی

بکن هرچه امروز در دست بود — که فردا سر کار دیگر بود

بچیزی که تو مبتلائی دران — مکن غیر خود را ملامت بران

باندازه دخل کن خرج خویش — وگرنه شود جان زار تو ریش

بسختی و درماندگی آشنا — بجان خود را بصدق و صفا

معین باش در کار امیدوار — که باشد معین تو پروردگار

با دل باندیش و آنگه بگو — ز گفتار بیهوده سودی مجو

ز مخمور و مغرور و نادان و هیز — بپرهیز و تا پای داری گریز

حذر کن برای خدا زان سفیه | که مر خویشتن را بداند فقیه

ز انبای خود تو همان چشم دار | نگهی هرچه زابای خود طرح کار

باندازه و حق هر یک ترا | بباید نمودن سزا و جزا

بتعجیل و جنگ و فساد و فضول | نیامیزد الا ظلوم و جهول

مکن عمر برباد در کاهلی | بکار نکو باش گر عاقلی

مکن بر زن غیر هرگز نگاه | به ناکرده خود جزای مخواه

مخور نان خود را بخوان دگر | مکن مال خود را بهر دم هدر

مکن عادت اکل و نوم کثیر | که عیب است از بهر برنا و پیر

منه دل به بدگوی مردمان | به بد آید کس مشو همزبان

سخن حسب دل خواه مردم بران | که جای تو باشد بدل بیگمان

تو ناکرده را کرده دانی اگر | بجهل مرکب شوی پرخطر

نیاموخته اوستادی مکن | بحجت بگو هرچه گوئی سخن

تن و جامهٔ خویشتن پاک دار | به رب الوری نفس خود را سپار

مبر نام مرده به زشتی و عیب | که نکته نوازست دانای غیب

ز بد اصل امید الفت مدار | بتدبیر و دانش بکن جمله کار

فساد دگر جانب خود مگیر | بکن صلح با هر صغیر و کبیر

تو استاد را از پدر بیش دار | بحق کسان دل منه زینهار

جوانمردی و راستی پیشه کن | چو کار نائی باندیشه کن

بہر نیک و بد آبرویت مریز — بشو دور از زن عاقل با تمیز
بہ زنہا مکن مشورت در امور — کہ در زن بود نقص عقل و شعور
میارای خود را بسان زنان — مکن با زنان خلوتے ہر زمان
مکن از عداوت عمل این چنین — کہ ناچار گردد چو یاران معین
مکن خاطر دوستداران فگار — کہ گردند دشمن در انجام کار
بدہ از دولت یاد موت خدا — فراموش کن نیکی کردہ را

ہمیشہ ز خوف حق اندیشہ کن
ز فاضل ترا بس ہمین یک سخن

معذرت

اون علماے نامی و فضلاے گرامی کی خدمت مین جو اس رسالہ پر تقریظات تحریر فرماے ہین ادبًا گذارش کیجاتی ہے کہ مصنف حقیر بوجہ کم استعدادی کے درجہ علم و فضل حضرات مقرظین کے امتیاز سے مجبور و عاجز تھا لہذا جس ترتیب سے تقریظات وصول ہوین اوسی ترتیب سے چھپوادی گئی ہین ۵

والعذر عند کرام الناس مقبول

العبد الضعیف
قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

تقاریظ و آراء علماء کرام و ادبا و ذوی الاحترام کثر اللہ امثالہم و دام اظلالہم

رای بیضا ضیای حضرت استادی سند العلماء فخر الفضلاء زبدۃ العرفاء

عالیجناب مولانا مولوی حکیم محمد منصور علی خانصاحب مرادآبادی صدر مدرس مدرسہ طبیہ یونانیہ بکلکتہ حالی

خاکسار نے پندنامہ فاضل کو اول سے آخر تک بغور دیکھا ماشاء اللہ ایسے مضامین مشکلہ کو کیا نظم سلیس با محاورہ میں ادا کیا ہے کہ اول ہی نظر میں مطلب صاف کا انکشاف کما ینبغی ہو جاتا ہے الحق احادیث اربعین کو جو بیان احکام الٰہی میں با فعل و دل میں اس خوبی سے کسی نے نظم نہیں کیا یہ کتاب اس لائق ہے کہ طلباء مدارس کی تعلیم کے واسطے مقرر کیجاوے تاکہ انکو بذریعہ اس نظم سہل المأخذ کے اصول دینیہ کا حفظ رکھنا آسان ہو اور انکے اخلاق و عادات درست ہو جاویں اور زبان فارسی کے محاوروں سے بھی بے بہرہ نہ رہیں غرض تہذیب اخلاق و معاشرت کے واسطے یہ کتاب بہت عمدہ نسخہ ہے کہ باوجود اختصار و ایجاز کے تمام حقائق و اصول اخلاق کو پوری حاوی ہے اللہ تعالیٰ اسکے مصنف جناب مولوی قطب الدین محمود علی صاحب کو جزای خیر عنایت فرماوے اور اس کتاب کو خاص و عام کے واسطے مفید کرے آمین۔

تقریظ شریف و رای منیف امام الفن و استاد الزمن سید الشعراء و رئیس الادباء المتفرد بعلمہ بین الانام و افتخر بفضلہ الخاص و العام الشیخ المحقق و المجتہد المدقق ناموس الادب زہیر العرب الذی یذیب الشعر و الشعر یذیبہ و یدعو القول و السحر یجیبہ اعنی النواب ادیب الدولہ سناد الملک بہادر سلطان العلماء السید علی بن السید ابی الحسن الشوستری الجزائری لازالت سدتہ العلیۃ مناخ مطایا امانی المستفیدین الی یوم الدین

نحمد اللہ الذی جلت اسماءہ و افعالہ و تنزہت عن وصمۃ الحروف کلماتہ و اقوالہ علی ترقیات السالکین الی معارج مصالح الدنیا و الدین و نصلی و نسلم علی من بعث لتتمیم مکارم الاخلاق و ملاذ الانفس و الآفاق بدین خیر الادیان و اداء امانۃ عرضت علی السموات و الارض و الجبال فابین عن حملہا بالاشفاق محمد سید العرب و العجم من صلی اللہ علیہ و سلم و علی آلہ بدور الظلم و شموس الحکم و صحبہ و التابعین لہم باحسان من الیوم الی یوم الدین و الحساب الدیان و بعد فلما رأیت ما نظم فی الاربعینات الثلث و الحکم الجمع و الوصایا المنسوبۃ الی عقلاء الدین من کل صنف بدیع الشاب الظریف و الفاضل العریف العلم الذی لا یحتاج الی التعریف شحید الذہن و قاد الطبیعۃ زبدۃ المحصلین

المولوی قطب الدین ما قاساه بالترجمه عن لسان عربی مبین الفارسی بلیغ حسین متین فرانکیا ما کتبه لا لکفا
لتعلیم المبتدین و تدریس المتوسطین الناظرین والمصنف من اهل حیدرآباد والمشتغلین فاعجبنا ذلک
د ریا لنیاده ربا لا طبع والتقسیم فی المدارس للبلة الفارسیة والمقلدین فتقلدنه بهذ التقریظ کقلادة من العقیق
علی النحور الحسین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

رائقه فاضل علامه فهامه عارف دقائق معقول و منقول واقف اسرار
غوامض فروع و اصول عارج معارج بلند خیالی راقی مراقی حقائق باکمالی مجمع
فضائل منبع فواضل سر فضلای آوان اکرم اهل زمان جانجناب ملا عبد القیوم صاحب

این آثار علم که مقتبس از انوار مشکوة جوامع الکلم است و حکم تجلی طور و تضمن النطوی العالم الاکبر فی مظهر الجامع الاصغر
فی الظهور دارد گوئی عنوان کمال افراد جامه اخلاق رجال و اطفال است چون نا شنیده را از و اعتباری و خوانده
را از و اعتباری باشد هر آئینه ضرور آن است که سالخوردان و خورد سالان وطن و معلمان و متعلمان دکن ازو
استفاده و استفاضه گیرند که بها تا این لآلی نظم و نظم لآل براه سلاست و فصاحت مبانی و معانی خود گوارا تر
از آب زلال و شکرین مثال و شیرین مقال است البته سزاوار آنست که تمیمه بازوی خیال و تعویذ گلوی اعمال و افعال
و اقوال اطفال گردد فاضل تحریر و تحریر این مقدمه تقریر و تسطیر این ترجمه خیلی از مدارکال و واقعات نظم ترجمه و ترجمه
نظم لآل کرده است چون زواهر جواهر جواهر زواهر بش خیلی النفع واوقع فی النفس است و فی نفس الامر
شایسته و بایسته آنست که این در گرانمایه شاهوار گوشواره گوش شاهزاده شهریار گردد لیس الّا این در نا یاب گوهر یکتا که

هر سطر بیان نهر کوثر از شیر و شکر بود مخمر	هر نکته از و شگفته باغی افروخته تر ز شب چراغی

موسوم باسم سامی ولیعهد و مرسوم برسم نام نامی شاهزاده گرامی قدر و ید و ممهد و مستند گردد همانا اولی و انسب
و اطیب و ارغب باشد و شاید که بدین تقریب و تقدیم خدمت به تعظیم و تسلیم نعمت بهمت و همت نهمت که فرضیه
فضلای ملت و دولت است چون مشعلی سائر بمدارس اطفال رائج و دائر گردد بالجمله این عنوان
کمال و دیباچه افضال که عطر از جامه اخلاق و اعمال است گلشنی است رنگین و جمعیت با آئین قابل حفظ
اطفال که تحفه اخلاق حسنه از ان متصور بالیقین است چنانکه سیر و سیاحت گلها و ریاحین بساتین

ابنای روزگار درین خجسته زمان بنظم لآلی متلالی احادیث خیر البریه که عبارت از جوامع الکلم است رشته
اندیشه را رسائی داده اند و این سلک گوهرین را که بدر غرر بحر نبوت منتظم گردیده در جنب گوهرهای عمانی
حکمت عملیه شیخ شیراز شیخ مصلح الدین سعدی انار الله برهانه نهاده اند هر چند که میزان ادراک سنجیدن
این دو گرامی گوهر بکفه تساوی از عدل شمارد لیکن از انجا که گوهرهای لطائف معنویه این جوهری جواهر کلمات
قدسیه از عمان نبوت است گوهرهای صدف سفینه سعدی گوشواره باشد سنگینی فضیلت حقیقی کفه انصاف را
بتفضیل فاضل می آرد و دیگر اصحاب ادراک چشم بینش کشایند دریابند که زبان فاضل یگانه ترجمان اوتیت
جوامع الکلم است و بیانش پرده کشای اسرار انا افصح العرب والعجم است اگر چه کیمیای سعدی خلاصه حکمت عملیه است
لیکن نسخه فاضل لب لباب اسرار حکمة آئینه ایست تماشا که بیان او بحلیه صدق و ما ینطق عن الهوی متحلی است و عروس
تبیان او را ان هو الا وحی یوحی حلی است اگر در مکتب متعلمان ادب آموز سراجی نامه فاضل کیمیای سعدی جای
خالی کند جای دارد که این بتیع عربی نسب عجمی النقاب را ادای دلفریبانه جمال معنویت و طرز فصاحت و ابداع بلاغت
از مفهوم نطق نبویت الفاظش تازه بساتین گلزار عجم اند و معانیش نفحات مشکین جوامع الکلم اند قدر صفحی بنده
الوجیزه المنظومه من الحکمة والعبرة فیصف واصفها انظمها ان من الشعر لحکمة از ساتکین بیتش صفای شیر بار
صلاسے ویسقون من رحیق ختامه مسک داده اند و در نهر بهر مصرعه اش بهر سیرابی قلوب ظامیه عینا فیها تسمی
سلسبیلا کشاده اند اگر یکی ازین چهل احادیث نبویه را چهل گنج جواهر حکمیه عملیه گویند بجا است و کلمات
طیبات صوفیه را اگر عالم لطائف معنویه خوانند سزا است اگر نخبة الاعیان و خلاصة الاکوان مقدام العلما
و امام الکملا رئیس الفضلا منبع الادبا جلالت مآب کمالات انتساب فرید الدهر وحید العصر نواب
فلک جناب عماد الملک بهادر ناظم تعلیمات سرکار عالی دام بالمفاخر والمعالی باشاعت نسخه فاضل در
مدارس ممالک محروسه آصفیه نظامیه التفاتی فرمایند اطفال نو آموز مدارس را بمنهج تقویم اخلاق
مرضیه و شمائل رضیه دلیل سبیل گردد و سرمایه افتخار فاضل یگانه در چشم اعتبار روزگار بیشتر شود فقط
تقریظ و رای عالی ناظم و ناثر نکته سنج ماهر عمده ادبای اولی الابصار قدوة شعرای
جادونگار عالی نسب والا حسب علامه علوم عربیه فهامه فنون فارسیه

غواص محیط سخندانی گنجینهٔ زواهر جواهر معانی عالیجناب مولانا مولوی سید علی احمد صاحب شوق رکن مجلس بارگاه حضرت نواب سر خورشید جاه بهادر دام اقباله

بنام خدای دو جهان بخشاینده مهربان

دادار دانندهٔ نهان و آشکار را نازم - و وخشور بازپسین را به افدستای دلگزین درنیازم که گوهر سخن را از دریای سینهٔ روشن درونان فراکشید - و زبان سخنوران را بفرتاب فرهیده سخن آب و تابی بخشید - آرش آفرینان سخن سنج در روزگار خویش از نگارش و گذارش برگفته های آئین و کیش یادگاری گذاشتند - و سخن سنجان گهر گنج در هنگامهٔ گرم بازاری روزگار به سرمایهٔ بیش بها گفتار کالای بلندنامی برداشتند و ستیزه در پیشینه پیشوایان سخن طراز سعدی نام سخن آفرین شیراز که آویزها از آویزنده یکتا بر روان آن پاکباز باد خوبا گفتنی ناگفته - و شگفت گلها از گلستان و گرمانش شگفته - ایدون در بازپسین سخنوران نامی قطب الدین محمود علی فاضل نام در کردار و کنش گرامی سه چهل تا فرمان از فرمودهای وخشور بی همتا پیغمبر خدا درخور هزاران درود و افدستا گلستان روشن هنجار که سعدی نامدار رفته در بند نگارش آورده تا گوهی گوی پیشی از پیشینیان فرابرد - بنامیزد خوشا گفته گهرها از نوک زبان سفته - جدا شناس هست و بود داند که در نو و کهن جدائیها است - در هر فرهنگ و گروه شناسد که در زر و زیب در و در اندازه پیدا است سخنور شیراز را اگر زیبای گفتار از گزارش پند بندگان پسند است سخنگوی دکن را بالای از نگارش فرازمان خدارانده و بنده را خداوند است - انچه نگاشته نه آنست که بنده را از دیده دور شود انچه گفته نه چنانست که داننده را از دل بیرون رود - همه خوبیها در پیرایهٔ اندرز و پند آراسته - همه گر دیبها در پیرو گفتگو پیراسته - هر چه گفت درخور آنست که شنوندگان به دل و جان این گهرهای ارمغان را آویزهٔ گوش کنند - نی نی گهرشناسان هنرور این گران ارزمایه را از سراپردهٔ گوش سبک در گوشهٔ دل نهند - سرنشین کارگاه آفرینش گرامی منش خجسته کنش نواب عماد الملک بهادر گران بها را اگر این کارنامه را در سر رشتهٔ آموزگاران سرکاری جا دهند بجا است که زیبا گفتار را با آموزش کردار رشته و پیوند خوشنما است ۵ سخن گر گوهر آتش ز دریا است ؛ ز دریا چون رسد در گوش زیبا است ؛ ز زبان من اند از زبان را ؛ سخن پرورنگه دار سخن ها است - خدایا فروغ این فروغ سخن به پرتو مهربانی آفرینندهٔ نو و کهن هرما نادر آب و تاب و گوینده به آئین پذیرائی کامیاب باد -

تقریظ و مادهٔ تاریخ ریختهٔ خامهٔ مشکین ختامه و چکیدهٔ کلک جواهر سلک
علامة الدهر فهامة العصر عمدهٔ علمای دوران نخبهٔ فضلای زمان قدوهٔ نحاریر
نبلا زبدهٔ جماهیر کملا الشهم اللوذعی والبارع الالمعی فخر الهند و الدکن محرز قصبات السبق
فی هذا الزمن مرکز دائرهٔ بی مثالی والمفاخر والمعالی عالیجناب مولانا مولوی حکیم محمد جلیل الدین علی صاحب شفاخانه

الحمد لله الذی جعل قدر العلماء . ورفع درجاتهم رداء الکبریاء واحد لسان البلغاء ورفع اقوالهم بلولو المعانی اللالاء
ونشر فی الدهر ریاها . ونور مصباحها واقوی خباها . واطاب روائحها وافاحها . وزینه بابتسام ثغور الکلمات القدسیه
وانارة باتقاد شعلة الاحادیث النبویه وافضل الصلوة وازکی التحیة علی سیدنا محمد خیر البریه . الذی اختاره من
شجرة الانبیاء ومشکاة الضیاء وذاوبة العلیاء وسرة البطحاء وآله وصحبه الذین اوروا اقبسا للقابسین . وانارو علما
للحاملین صلوة دائمة الی یوم الدین . اما بعد فلا یخفی علی اخائر الذخائر الذین هم اولو البصائر وبشائر العشائر که
درین کتاب که بلحاظ رفعت مبانی وجودت معانی لاثانی است . وسلک بیانش منتظم از درر غرر کلمات من اوتی
سبع المثانی است بامعان نظر دیدیم وجواهر زواهرش در رشتهٔ بصر کشیدیم . واز بار گلزارش بدامان گوش گلها
چیدیم . اشهد بالله وکفی بالله شهیدا که مقتبس انوار نبویه ومجتنی اثمار مصطفویه حاوی فروع واصول جامع معقول
ومنقول مجمع فضائل منبع فواضل اعنی مولوی قطب الدین محمود علی فاضل وقاه الله عن دواهی الزمان
دار الازل در ترجمهٔ احادیث اربعین جهد بلیغ نموده وابواب افادت بر مستفیدان بر گشوده وگوی سبقت از ابنای
روزگار ربوده . لله دره که درهای شاهوار سفته . وهرچه گفته خوب گفته . لآلی اشعار شعری نثار . و درداری نثر
مقدار نکته های برجسته غنچه های سربسته . مضامین آبدارش چون زمرد تابدار آویزهٔ گوش روزگار . جان فصاحت
در کالبدهای حروفش جاری وروان بلاغت در قوالب الفاظش ساری . هر نکته که از نوک خامه اش چکیده —
چون آفتاب عالمتاب علم ضیا گستری از خاور تا باختر کشیده . نامه اش از یواقیت درخشان . دل خون کن
بدخشان . سطح سواحلش از فرط آبداری . دریا را غوطه ده آب شرمساری . از انجا که همتش مصروف مالایهم
وشامل حال خاص وعام است نخواست که نا آشنایان لغات عربیه از درک غوامض نبویه محروم مانند —
غبار ملال بر [illegible] خواطر نشانند بتهذیب وترتیب ترجمه اش پرداخت . وگوش دل بار [illegible]

آن نواخت. و برایشان حقی لازم و واجب ساخت. هرچند بلحاظ بحر و تعداد ابیات با کریمای شیخ شیراز مصلح الدین سعدی علیه الرحمة مساوی است لیکن از انجاکه نورش مقتبس از چراغ هدایت گم کرده راهان وی است و هر فحوالیش از اجل فحاوی و بر اجمل اخلاق و اکمل حکم حاوی است. اگر گویم که پندنامهٔ فاضل بپایهٔ جلالت بر فرق فرقدین گزارد و پایهٔ قدرش از کریمای سعدی ترجیح دارد. از محکمهٔ انصاف دوری نجوئیم. و نبیا فی ضلالت نپوئیم. زیرا که متاع گرانمایه سعدی از خزینهٔ سینهٔ سعدی است. و گهرهای لطائف معنویهٔ فاضل از بحر سراج من قال لا نبی بعدی است کسی نتواند که پندنامهٔ فاضل را از کریمای سعدی کمتر داند. و در بزم مسند آرایان معانی فروتر نشاند مذاقش ادبی است و مأخذش عربی و لآلیش از درج نبوی است و درایش از برج مصطفوی کسی نیارد که بحرف گیریش آید و نظر عیب بر متاعش کشاید. گوهرش همائی است و یاقوتش رمانی شکرش ختنی است و عقیقش یمنی

مثنوی

تعالی الله زهی روشن بیانی — سخن خورشید و طبعش آسمانی
کلام جان نوازش از معانی — به آب خضر بخشد زندگانی
بسلک نظم سفته آن لآلی — که دارد آب و تاب بی‌مثالی
برو در دراری چرخ بارد — بلب لله در الفاضل آرد
بود آن دلبری اندر بیانش — که هر گوش است شیدائی بیانش
سخن گر لاله است از باغ او است — و گر نسرین گل است از باغ او است
ز جوش سینهٔ آن دریای اسرار — گهر بیز و گهر ریز و گهر بار
چنان شیرینیش اندر کلام است — که شکر مصر از وی بکام است
کلامش جنت و کلکش چو طوبی — بطوبی ثم طوبی ثم طوبی
چرا رنگین نباشد همچو گلزار — که از باغ نبوت چیده ازبار
مدامش از بهار اردی بهشت است — بهشت از [illegible] رضوان بهشت است
گرش گلشن ز شادی در درون است — بلب فیها لکم ما تدعون است

الهی ارغد ولاتکمل سبیلا
بها عین تسمی سلسبیلا

گروهی بود از تشنه دهانی
بشوق آن شراب ارغوانی

سقاهم ربهم منها شرابا
طهوراکان عذبا مستطابا

دل هر کس بر د چون شوخ شاهد
برای معنی خدای پاک شاهد

چه رعنا ست که تازی گوهر او
لباس پارسی اندر بر او

ز ضو لفظ و معنی چون سپهر است
که پر هر برج او از ماه و مهر است

اگرش طفلان نو آموز خوانند
بصد علم و فن خود را نشانند

مدام این دفتر معجز نگاری
بدرس جمله طفلان باد جاری

الهی تا بود گلزار عالم
بابر بخشش تو سبز و خرم

چو باغ این نامه دلها را کشاید
خزانی در گلستانش نیاید

بود تاریخ او رنگین گل آسا
بهار گلبن فاضل دل آسا
۱۳۲۱ھ

تقریظ عارف بالله الغواص فی بحار اسرار الله الحجسم ساطر یقت چراغ بزم شریعت حضرت
مولانا مولوی سید محمد برهان الدینخانصاحب مدظله العالی سابق نائب دیوانی بلده ابن حضرت
سید نور الحسن خانصاحب مرحوم سابق صوبه دار صوبه اورنگ آباد ابن سید بارخان مرحوم
تلمیذ حضرت مولانا محمد زمانخانصاحب شهید و حضرت مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب لکهنوی رحمهما الله تعالی

مین نے کتاب پند نامه فاضل دیکها اس کی عبارت سلیس بامحاوره جس مین ترجمه صحیحه اون احادیث کا
جو جوامع الکلم مین کیا گیا ہے جس سے سعادت دارین طلبه کے لئے متصور ہے لهذا میری
رای مین اگر یه کتاب داخل سلسلۂ تدریس کیجاے تو ہر طرح کی خیر خواہی خلائق دینی و دنیوی
متصور ہے اور جو لوگ اس مین ساعی ہون امید ہے که مستحق اجر عظیم ہونگے

رقعه عالیجناب ملا عبد القیوم صاحب بالقابه موسومهٔ مصنف

مولانا و بالفضل اولانا جد سعدکم و سعد جدکم و دام مجدکم و زاد سعدکم

را که قراضه کش روزگارم چه یارای تقریظ و مسودهٔ صفحهٔ اعمال را چه امکان تبیض باشد مگر امتثال امر کردم و این
خذف پاره را که ربط و ضبطے باهم ندارند فراهم آوردم و پیشکش نمودم خود ندانم چه بر نوشته ام که بساط نوشت
و خواند را غوده مدتے است در نوشته ام چون ارزش نظر ندارند چه جاسے طرازش سطر داشته باشد مگر بعد
اصلاح که همین صلاح است و فیه فلاح تخمیس را اشارتست به تخمیس قطب الدین فی مدح سید یا زین العابدین که
پیشکش جناب موصوف کرده شده بود تخمیس بلاغت و بیان و تقمیص آنست بنظر ادب دیدم و این هدیه گرامی و تحفهٔ
سامی را بدو دست قبول و تسلیم برگرفتم و دعای ترقی استعداد و ازدیاد افاده و افاضه علم و داد کردم توقع قبول
دارم قبلتها و قبلتها و الفقیر بها ممنون و الحدیث ذو شجون۔

صحت نامه اصل کتاب پند نامهٔ فاضل

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۹	برو	بزد
۳	۱۷	کاج	کلوچ
۳	۱۸	ولقذف	ولاتقذف
۳	۲۱	پهونچا	پهونچنا
۴	۱۴	وه هین	وه هے
۵	۱۰	والے	والا
۵	۲۱	معای	هواسے
״	״	تیار	میاره
״	۲۲	زحلی	زحلے
۵	۴	نبایدیکی	نبایدکی
۷	۷	پیشتر	بیشتر
۸	۸	فضل از	فضل واز
۸	۲۱	کرون	کرو
۹	۱۹	کرم	کریم
۱۱	۱۸	للملک	للمالک
۱۲	۱۴	جیلنا	چلنا
۱۶	۲	سه	سه کس
۱۷	۳	باندازه و	باندازه
۱۷	۳	بیاید	بباید
۱۷	۱۸	جوکار	چوکاری

صحتنامه تقریظات پند نامهٔ فاضل

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۱	انتفع	من انتفع
۱	۱۴	اوستاد الملک	استاد الملک
۱	۱۵	سنده	سنة
۲	۲	الناظرین	تبصرة للناظرین
۲	۷	صلع	ضلع
۲	۱۱	گوراتر	گواراتر
۳	۴	الفهامه	والفهامة
۴	۸	پندفاضل	پندنامه فاضل
۴	۸	شاهکه	شاه
۴	۹	بررای	برای
۴	۱۲	صفائی	صافی
۴	۱۸	نوزآمور	نوآموز
۵	۱۰	روشین	روشن
۵	۱۱	نیامیزد	نیامیزد
۵	۲۰	نگهدارد	نگهدار
۶	۲۰	فوامض	غوامض
۷	۱۰	روشش	روشن
۷	۱۵	زنگین	رنگین
واعرضنا عن اغلاط یسیرة لا تتغییر اصلاحها علی الفطن الخبیر			

اشتہار تصنیفات مصنف پندنامہ فاضل مسمی بہ تحفہ عثمانیہ

(الف) پندنامہ فاضل مسمی بہ تحفہ عثمانیہ۔ اصول علم اخلاق کی لب لباب ہے۔ پہلے تین باب مین جنمین سو شعر ہین تین چہل حدیثون کا ترجمہ ہے اور یہہ وہ احادیث ہین جنکو ائمہ حدیث نے جامع انواع علوم و آداب کثیر المعانی قلیل المبانی اور بعض حدیث کو مدار الاسلام اور بعض کو نصف دین فرمایا ہے۔ باقی اشعار مین چند ارشادات حضرات صوفیہ کے اور ضروری اور منتخب نصائح اور لاجواب و کار آمد حکم حکمائے عرب و عجم کے سلیس اور فصیح فارسی زبان مین نظم کئے گئے حاشیہ مین وہ کل احادیث معہ ترجمہ اردو درج کردیے گئے ہین۔ دیباچہ زبان اردو جسمین حسب ذیل امور بیان ہوئے ہین (۱) انسان کے نائب الہی اور افضل المخلوقات ہونیکے دلائل عقلی و نقلی اور انسان کی درجہ بدرجہ ترقی درجہ اخس سے اوج کمال تک (۲) علم تہذیب اخلاق کی تعریف اور یہہ کہ مذہب اسلام متمم اخلاق ہے (۳) یہہ کہ اصول تہذیب اخلاق مین کل مذاہب متفق ہین سوائے مذہب کے کوئی شے باعث تہذیب اخلاق نہین ہوسکتی (۴) آیات و احادیث در بارہ امر بالمعروف والنہی عن المنکر (۵) وجہ تصنیف و نظم کتاب (۶) اربعین کی تعریف اور فضیلت اور حدیث فضیلت کا ضعف اور راویت کا رفع (۷) نام اون ائمہ حدیث کا جنہون نے چہل حدثین تالیف فرمائے ہین (۸) مذکورہ بالا چہل احادیث کے تفصیلی اور فضیلت (۹) تفصیل اون مکارم اخلاق کی جنکے متعلق اس کتاب مین توجہ دلائی ہے (۱۰) بحر عروضی اور ترجمہ کے متعلق بیان اور یہہ کہ کتاب ہذا قابل تدریس و سلسلہ تعلیم کے ہے خاتمہ مین متعدد علمائے نامی و ادبای گرامی کے پر مغز اور فصیح و بلیغ تقریظات درج ہین غرض بہمہ وجوہ یہہ کتاب لائق دید ہے اور اپنی طرز مین نرالی ہے جسکا اندازہ دیکھنے سے ہوگا مطبوعہ مطبع صاحب دکن قیمت ۷ ر عالی

(ب) تخمیس قطب الدین فی مدح سیدنا زین العابدین۔ فرزدق تمیمی ایک مشہور شاعر عرب نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی تعریف مین بمقابلہ شاہزادہ وقت کے ایک موقع پر ایسی حالت مین کہ شاہزادہ مذکور حضرت کے نام نامی کو پوشیدہ کرنا چاہتا تھا مجمع عام مین ایک قصیدہ ۲۹ شعر کا فی البدیہہ نہایت فصیح و بلیغ پڑہا تھا جو از بس مقبول و مشہور ہے اوسی قصیدہ کا یہہ تخمیس بزبان عربی ہے اور خمسہ کی شرح فارسی مین کردیگئی ہے جسمین علاوہ حل لغات و ترجمہ عربیہ وغیرہ کے تاریخی حالات اور ترجمہ اور احوال شریف حضرت زین العابدین رض اور شاہزادہ مذکور اور فرزدق کے درج ہین مطبوعہ ظفر پریس قیمت ۴ر

(ج) شرح سلم العلوم بزبان فارسی شرح تلخیص المفتاح بزبان فارسی شرح مقامات بدیع الزمان ہمدانی بزبان اردو و عربی بھی تیار ہین مگر چونکہ بوجہ ضخامت کے طبع کے لئے صرفہ کی ضرورت ہے لہذا ایکو درخواستین وصول ہونیکے بعد فوراً طبع ہوسکتی ہین علی ہذا القصیدہ بدء الامالی و بانت سعاد وغیرہ وغیرہ۔

(د) چونکہ لائق مصنف امتحان وکالت درجہ اول اور امتحان جوڈیشل و پارلمنٹ مین بدرجۂ اعلی اور امتحان صیغۂ مالین بھی کامیاب ہو بروقت یاد کرنے کتب قوانین کے قبل از امتحان کتب مشروطہ الامتحان کے خلاصہ جات مرتب کئے تھے جس سے امیدواران امتحان نے حد نفع اوٹھایا ہین اور اوٹھا رہے ہین کل خلاصہ جات طبع ہوچکے ہین جو مصنف سے درخواست کرنے پر بقیمت ارزان ملسکتے ہین

المشتہر

محمد بدر الدین تلمیذ مصنف